بسم اللہ الرحمن الرحیم

سجدے میں گھٹنے زمین پر رکھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سجدے میں دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا، مفتی بہ قول کے مطابق سنت ہے یا واجب؟ نیز کیا دونوں رکھنا واجب ہے، یا ایک سے بھی واجب ادا ہو جائے گا؟

جواب

سجدے میں دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا واجب ہے، کیونکہ حدیث پاک میں سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جن میں دونوں گھٹنے بھی شامل ہیں، اور نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بھی سجدے میں ہمیشہ دونوں مبارک گھٹنے زمین پر رکھے ہیں، جس کا تقاضا یہ ہے کہ سجدے میں دونوں گھٹنوں کا زمین پر رکھنا واجب ہو، اور محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اختیار فرمایا ہے اور بحر میں اسے اصول کے موافق ہونے کی وجہ سے اعدل الاقوال قرار دیا ہے اور حلیہ میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ اور کثیر مشائخ نے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھنے کو اگرچہ سنت قرار دیا ہے، لیکن امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ان کا سنت قرار دینا، واجب والے قول کے مخالف نہیں کہ فقہائے کرام بسا اوقات واجب پر سنت کا اطلاق کرتے ہیں، جیسے وتر اور عیدین وغیرہ جو کہ واجب ہیں، ان پر سنت کا بھی اطلاق کیا گیا ہے، اور اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ ان کا وجوب سنت یعنی حدیث پاک سے ثابت ہے۔

بخاری شریف کی حدیث پاک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "«أمرت أن أسجد على سبعة أعظم، على الجبهة –وأشار بيده على أنفه– واليدين، والركبتين، وأطراف القدمين، و لا نكفت الثياب والشعر»" ترجمہ: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا؛ پیشانی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ فرمایا، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے کناروں پر اور یہ کہ ہم کپڑے اور بال نہ سمیٹیں۔ (صحیح البخاری، صفحہ 156، حدیث 812، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

مسند ابی یعلی میں عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "«أمر العبد أن يسجد، على سبعة آراب منه: وجهه، وكفيه، وركبتيه، وقدميه، أيها لم يضع فقد انتقص»" ترجمہ: بندے کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے: اس کی پیشانی، اس کی دونوں ہتھیلیاں، اس کے دونوں گھٹنے، اس کے دونوں پاؤں۔ ان میں سے کسی عضو کو اس نے نہ رکھا تو اس نے سجدے میں کمی کی۔ (مسند ابی یعلی، جلد2، صفحہ 60، حدیث 702، مطبوعہ: دمشق)

بحر الرائق میں ہے "وأما اليدان والركبتان فظاهر الرواية عدم افتراض وضعهما قال في التجنيس والخلاصة وعليه فتوى مشايخنا، وفي منية المصلي ليس بواجب عندنا واختار الفقيه أبو الليث الافتراض وصححه في العيون ولا دليل عليه؛ لأن القطعي إنما أفاد وضع بعض الوجه على الأرض دون اليدين والركبتين والظني المتقدم لا يفيده، لكن مقتضاه ومقتضى المواظبة الوجوب، وقد اختاره المحقق في فتح القدير، وهو إن شاء اللہ تعالی أعدل الأقوال لموافقته الأصول، وإن صرح كثير من مشايخنا بالسنية ومنهم صاحب الهداية "ترجمہ: رہا دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنوں کا معاملہ تو ظاہر الروایہ ہے کہ ان دونوں کا رکھنا فرض نہیں ہے، تجنیس اور خلاصہ میں فرمایا: اور اسی پر فتوی ہے، اور منیۃ المصلی میں ہے ہمارے نزدیک واجب نہیں ہے اور فقیہ ابو اللیث نے فرضیت کو اختیار کیا ہے اور عیون میں اس کی تصحیح کی ہے اور اس پر کوئی دلیل نہیں ہے، کیونکہ دلیل قطعی نے بعض چہرے کو زمین پر رکھنے کا فائدہ دیا ہے، نہ کہ دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں کے رکھنے کا، اور ظنی دلیل، جو پیچھے گزر گئی، وہ اس کا فائدہ نہیں دیتی، ہاں! اس کا تقاضا اور ہمیشگی کا تقاضا وجوب ہے، اور محقق نے فتح القدیر میں اس کو اختیار کیا ہے، اور وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اصول کی موافقت کی بناء پر تمام اقوال میں سے سب سے زیادہ مناسب ہے، اگرچہ ہمارے کثیر مشائخ نے سنیت کی تصریح کی ہے اور انہی میں سے صاحب ہدایہ ہیں۔ (البحر الرائق، جلد 1، صفحہ 556، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ جد الممتار میں فرماتے ہیں: "وربما لا ينافيه ما ذكر كثير من المشائخ، فربما يطلقون السنة على الواجب كالوتر وصلاة العيدين وغيرهما "ترجمہ: اور بہت دفعہ اس کے منافی نہیں ہو تا وہ جو کثیر مشائخ نے ذکر فرمایا ہے کیونکہ بہت دفعہ وہ سنت کا واجب پر اطلاق کرتے ہیں جیسے وتر اور عیدین کی نماز وغیرہ۔ (جد الممتار علی رد المحتار، جلد 3، صفحہ 180، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "خوب تر یہ ہے کہ جب ہمارے مشائخِ عراق نے جماعت کو واجب اور مشائخِ خراسان نے سنت مؤکدہ فرمایا اور مفید میں یوں تطبیق دی کہ واجب ہے، اور اس کا ثبوت سنت سے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ ب، صفحہ 916، 917، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5206

تاریخ اجراء: 06 صفر المظفر 1448ھ/21 جولائی 2026ء